جلد ۷ | دہلی دوشنبہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۰۲ء | نمبر ۱۵

مقدمۃ الجیش

سشن جج اور چوکیدار

راجشاہی کے سشن جج پر ایک چوکیدار نے ہتک عزت
بیجا کی نالش ٹھونک دی ہے اوسکا واقعہ یون ہے کہ
وہان کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے احاطہ مین سے
سشن جج صاحب اپنے بنگلہ پر جایا کرتے تھے سپرنٹنڈنٹ
پولیس نے اوس احاطہ کا جنگلہ بندھوا دیا۔ اور چوکیدار
سے کہدیا کہ اب سشن جج کو یہان سے نہ نکلنے دینا
وہ حسب عادت وہان سے گذرے۔ چوکیدار نے
روکا۔ جج صاحب نے غصہ کر کے اوسے خبر لے ڈالی
جنگلہ توڑ ڈالا اور اسی راستہ سے گذر گئے۔ چوکیدار نے
سپرنٹنڈنٹ صاحب کی امداد سے نالش دائر کی ہے اب دیکھئے
کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ غالبا مقدمہ زوردار ہوگا۔

بیوقت یادگار کیسی

گذشتہ ماہ مین حضور وائسرائے نے دہلی کے تار گھر
مین ایک عجیب یادگار بنائے جانیکی [illegible]- وہ یہ ہے کہ زمانہ غدر
مین انگریزی تار ڈیوٹی پر جبکہ باغیون نے [illegible] ایک تو بھی
مارا گیا- اور ایک زندہ رہے دس برس بعد مر گیا اور ایک
زندہ ہی مشہور ہے کہ جا کے کانگڑہ [illegible] اور سوتے
کی کھٹیا- زندہ وفادار کو وکٹوریہ تمغہ ملا- اور وظیفہ
بڑھا دیا گیا- اور مردہ وفادارون کے نام کی ایک سنگین
لاٹ کھڑی کردیگئی- خیر یہ تو جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا-
وہ اسکے مستحق تھے مگر اس کا سوائے [illegible] پیدا
ہوتا ہے کہ مردہ یادگار کو زندہ کسلئے کیا گیا- کیا
سنہ ۱۸۵۷ء کی خدمت ۴۵ سال کا فاصلہ ہے اسکو کیا [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے جسکو ہم تار گھر مین [illegible]
نامناسب ہے- [illegible]

زبردست کے بیس بسوے

شکارپور سندھ کے ایک معزز ساہوکار اعلی درجہ کی [illegible]
بابو [illegible] خان قلات سے نمک اور آبکاری کا
دو سال کیلئے ٹھیکہ لیا- اور معینہ رقم ۱۵ ہزار ۲۰۰ روپیہ ادا
کردئے- لالہ جی نے کارخانہ خان قلات ہی کی حکومت
مین قایم کیا- پٹھان لوگون نے کچھ دن پیچھے لالہ جی
کی کمائی کو دیکھتے رہے کہ دونون دستون [illegible] ہاتھون
سے روپیہ سمیٹا جا رہا ہے- آخر جب ادس سے نہ رہا
گیا- تو اونہون نے خان قلات کے افسرون کو ابھارا
وہ افسر [illegible] ہو گئے کہ کارخانہ لوٹ لیا جائے چنانچہ
اونہون نے چند پٹھانون کی کمک سے دونون کارخانہ لوٹ
لئے- لالہ جی نے حضور وائسرائے کی خدمت مین عرضی بھیجی
کہ اب اسکا فیصلہ کرا دیجئے- حضور وائسرائے نے جو اپنے دربار
کو [illegible]

روس مٹیا پچھوس

وہ جو کہتے ہیں بنعہ بول کا سر نیچا۔ نہایت کبر
غرور۔ کبر اچھی بات نہیں سکو بڑا چالاک سمجھا جاتا
ہے۔ مگر اپنی چالاکی میں گرہی کی طرف مڑتا ہو گمبت
کہیں جو روس سروس کیدت سوگات میں تھا کہ موقعہ
ملے تو میں ہندوستان پر چڑھ دوڑوں۔ اور بڑی
دون کی لیتا تھا کہ ہماری رعایا ایسی ہماری فوج
ایسی۔ ہماری سلطنت ایسی کیا مجال کہ کوئی آنکھ
اٹھا کر بھی دیکھے۔ مگر اب سب گاؤ خورد ہو کے
رہ گئی۔ گذشتہ ہفتہ اخبار نے خبر دی تھی کہ رعایا
بدل ہو گئی۔ اور کسی طالب علم نے وزیر کا فیصلہ
کر ڈالا۔ اب اس ہفتہ مسفدر خبریں خود بدولت
کے موصول ہوئی ہیں سب سے پایا جاتا ہے کہ شورش
دو بہ ترقی ہے۔ مزدوروں نے ہڑتال مچا رکھی ہے
تازہ خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ غریب مزدور
طلبہ کے قدم بقدم ہیں۔ جو بیکرن و مائل گویا انکا
گروہ سپہ سالار جنگ ہو۔ خدا کی شان انکے گروہ
میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ طالبعلموں کا
ارادہ ہے کہ تیلی کی آنکھوں کی طرح امرا و وزرا
کو معہ بندوقوں سے مرغ بسمل بنائیں۔
اسعد و نواب جان اسے تو بہ نواب خان بہادر
بنکے سیہو نیر ہو کے جائیں سب روس منحوس
جکڑا ہو گا کہ کیا کریں کیا نکریں۔ الٹے یہ جشن تو بڑے
جند بہادر شاہی کی دیکھئے ذات شریف کیا تجویز کرتی ہے

کریٹ میں شورہ دوانی

سلطان المعظم نے جنگ یونان جتھیلی کر
بعد ایران جنگ میں چکلیان سکی منت و زاری پر نظر
کرکے شہزادہ جارج ولیعہد یونان کو گورنری کریٹ
دیدی تھی۔ دوبارہ یہی انقضائے میعاد مقررہ
کے بعد آپنے غایت رحم و عنایت سے آپکی ہاتھ میں
رہنے دیا۔ چونکہ اسکی سرکی میعاد بھی پوری ہونے
کا زمانہ آرہا ہے۔ اسلئے شہزادہ مذکور کے
پیٹ میں بھی سے چوہے کودنے لگے۔ اسنے تمام نواحی
کریٹ کا دورہ کیا۔ اور اثنائے دورہ میں بہت سی جگہ
تقریریں کیں جسمیں آپنے کل عیسائی رعایا کو سمجھایا
ہے کہ کریٹ کو یونان کیساتھ ملحق کرانے میں سب کے
سب اتفاق سے کام لیں اور بہت کچھ سبز باغ دکھلائے
کہ شاہ یونان کی سرپرستی میں ہنسنے بہ آرام ہو گا
وہ راحت ہوگی ایسے رہینگے ویسے رہینگے۔ مگر معتبر ذریعہ
سے معلوم ہوا کہ رعایائے کریٹ تو سلطان کی ماتحت
رہنا چاہتی ہے۔ اور خدا ان ذات شریف یونان
ہی کے تابع بننا چاہتی ہے بلکہ وہ ڈیڑھ اینٹ کی
مسجد الگ ہی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسکا
خیال ہے کہ ہم خود مختار رہ کے رہیں۔ جناب سلطان المعظم
ابھی تو چپکے بیٹھے سن رہے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ سلطنت
کی مخالفت میں یہ کہاں تک حرکت کرتے ہیں۔ ہنسی کی بات
ہے کہ شہزادہ صاحب سلطنت کو گھمنڈ ہے مگر جب سلطنت اسلامی
کچھ موم کی ناک تو ہے نہیں کہ وہ جدھر چاہیں پھیر لیں۔

خود کیوں کنّی بچاتی ہیں

آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی کی اس کوشش
پر تو ہم آفرین کہتے ہیں جو وہ چندہ حجاز ریلوے
کے بارے میں کر رہے ہیں۔ مگر اس کج ادائی پر ہم
نفرین بھی کرتے ہیں کہ باوجود موٹی اسامی اور
معتقدائے قوم ہونیکے خود چندہ دینے سے دم چراتے
ہیں۔ کوکنی کلب نے ولایتی و گشت پراکھوا دیدیں
دیا۔ اسکی جا ہیں انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اسلامی
کاموں میں قومی خصوصیت کی تفریق بیچ ہے
ہم تو اس خصوصیت کو بیچ جب سمجھیں کہ بدرالدین
صاحب خود بھی معقول رقم چندہ میں دیں اور
اپنی قوم سے بھی دلوائیں۔ اسلامی قوم کو سر گروہ
مقتدا صاحب نے فرنگی کی چوٹ (اس جلسہ میں جو انہوں
نے فراہمی چندہ کے لئے کیا تھا) متنبہ بھی کیا اور
انکا فرمایا بجا تو بہی دلایا مگر افسوس کہ آپ پر
بھی کچھ بہادر کر جوش نہ آیا۔ انکی کوشش سے اب تک
تو دس ہزار کی رقمیں فہرست میں درج ہوئی ہیں
اگر بدرالدین صاحب بذات خاص شریک ہو جاتے تو
یقیناً اوسی جلسہ میں دو ہزار کی رقمیں چڑھ جاتیں
حضرات کوکنی اور میمن نے تو کچھ اس کار خیر میں
حصہ لیا بھی ہے۔ افسوس ہے کہ بوہرہ اور خوجہ تاجر
میں سے ایک نفر بھی اب تک شریک نہیں ہوا۔ اسکو [illegible]
تک شریک ہونیکی امید ہے جبتک کہ بدرالدین صاحب خود
چندہ کی فہرست میں اپنا نام درج نہ کریں۔ ہم امید کرتے

نغمۂ سادی۔ جناب تجمل حسین تخیل جالپوری کی اعلی تصنیفات
سے ایک کتاب نغمۂ [illegible] دفتر میں آئی۔ سات سو بکثرت چھپی ہے
کتاب چار جزو لکھائی چھپائی خوبصورت سو زیادہ چھپی ہے مضامین
[illegible]
[illegible]

مہاراجہ پٹنہ کے لئے آخر وہی ہوا جو ہمارا خیال تھا گویا
ستہ وہ محروم کر دئے گئے۔ کیونکہ کمیشن تحقیقات [illegible] اپنی
[illegible] مہاراجہ [illegible] حکم
نہیں [illegible] علیحدہ کر دئے گئے [illegible]
آزادی [illegible]

مدناپور کے قمار بازوں نے عجیب چالاکی کی۔ پولیس انسپکٹر
معہ چند سپاہیوں کے جو گرفتار کرنیکے لئے مکان کا محاصرہ کیا
تو قمار باز تو خفیہ رستہ سے فوراً نکل گئے۔ اور باہر نکل کر
کمبختوں نے مکان کو آگ لگا دی انسپکٹر صاحب تو اندر ہی [illegible]
جل گئے۔ [illegible]

جلسۂ مسعود بجناب [illegible]

محفل محمود
۲ مئی ۱۹

یہ محفل تقریباً ۱۰ سال سے قائم ہے۔ بمبئی کے اکثر باوقعت اور ممتاز لوگ اسمین شریک ہین اور باستثنائے بعض اسکے کل اراکین بزرگ اور نیک طینت ہین آ دن جلسہ نہایت دلچسپی اور شان و شوکت کے ساتھ کرتے رہتے ہین۔ مسلمانون کے بچون کی تعلیم مدت سے بھی اس محفل کو خاص دلچسپی ہے۔

گذشتہ ہفتہ اس محفل نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ایک جلسہ اسی غرض سے کیا تھا کہ اراکین محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی کا دل بڑھے۔ اور وہ دل لگا کے کانفرنس کے اغراض پورا کرنے کی کوشش کرین۔ تاکہ اسلامی قوم کی حالت درست ہو۔ اور مسلمانون کے اکثر بچے جو بے مقدوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہکر آوارہ ہو جاتے ہین وہ اس بلا سے نجات پائین۔

انعقاد جلسہ کی بنیاد یہ تھی کہ کانفرنس کے صدر صاحب عالیجناب نواب شیخ حسین میان صاحب رئیس منگرول کی خدمت مین اڈریس پیش کیا جائے۔ اور کانفرنس کے متعلق جو نواب صاحب بہادر نے جانفشانی اور محنت کی ہے اوسکی داد دیجائے۔

چنانچہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ جلسہ کیا گیا اور بڑی خاصیت کے ساتھ اڈریس پیش کیا گیا۔ اب اس جلسہ کی مفصل کیفیت ہم جمعرات اور جمعہ کے سلطان الاخبار مین لکھ چکے ہین۔

اسوقت ہم صرف اسپر بحث کرتے ہین کہ نواب شیخ حسین میان صاحب رئیس منگرول کی [illegible] اڈریس پیش کیا گیا تھا وہ اسکے [illegible]

مستحق تھے یا نہین؟

الحق وہ اسکے مستحق تھے اور اسی ایک اڈریس کے نہین بلکہ تمام اسلامی محلے یا اسلامی قومین اونکی خدمت مین جداگانہ اڈریس پیش کرتین تو کچھ بیجا نہ ہوتا۔

نواب صاحب موصوف کے اخلاق کریمانہ اور سادگی کے انداز کچھ ایسے دلکش ہین کہ جو ایکدفعہ اونکی صورت دیکھ لیتا یا تقریر سن لیتا ہے وہ دل سے اونکا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ اور سب خوبیون سے یہ بڑی خوبی ہے۔ کہ قدرت نے اسلامی حمیت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ عجز و انکساری کی کوئی حد نہین۔ غرض زمانہ قدیم کے مسلمانون مین جو صفتین پائی جاتی تہین۔ یا یون سمجھو کہ اسلام نے جو ہر اعلے اونکے لئے اخلاقی صفتین قائم کی ہین قریب قریب وہ کل صفتیں اونمین پائی جاتی ہین۔

اڈریس کے جواب مین جو نوابصاحب نے لکھ دیا تھا اوس کو سنکر حاضرین جلسہ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ نوابصاحب مین کس درجہ اسلامی حمیت ہے اور نوابصاحب سچے مسلمان کہلانے کے مستحق ہین یا نہین

اختتام جلسہ پر جو اونہون نے برضا و رغبت خود تمام حاضرین جلسہ سے مصافحہ کی خواہش ظاہر کی اور صرف خواہش ہی نہین ظاہر کی بلکہ ہر ایک شخص کو گرا کر کے نہایت تپاک کے ساتھ ہر اعلی و ادنی کے ساتھ مصافحہ کیا اور ہر مصافحہ پر دلی مسرت کا اظہار کیا یعنی سے خاص اسلامی شان ٹپک رہی تھی۔ خداوند کریم تمام مسلمان رئیسون کو ایسا ہی بنا دے تو پھر دیکھو اسلامی قوم کی شان

واہ جناب واہ

وزیر ہندوستان لارڈ جارج ہملٹن کی وزارت پر افسوس ہے کہ اونہون نے ہندوستان کی اصل حالت پر ذرا بھی توجہ نہ کی۔ حکام ہند نے جو دیسی رعایا سے طرح طرح کے ٹیکس وصول کرکے وزیر صاحب کا خزانہ بھر دیا اس سے اونکی باچھین کھل گئین۔ اس بات کو حضور نے ذرا بھی لحاظ نہ کیا کہ حکام ہند نے مردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین اپنے حلوے مانڈے سے کام والی مثل پر عمل کر کے ہندی رعایا کی کمائی کا ست اور اوسکی رگ رگ کا عرق کھینچ لیا ہے۔

اور پھر تماشا یہ دیکھو کہ وزیر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ہندوستانی رعایا پر بہت کم ٹیکس کا بار ڈالا گیا ہے۔ اور یہ بھی فرماتے ہین کہ ہم نے ہندوستان کے سرسبز و شاداب بنانے کے لئے کروڑون روپے پانی بہا دیا۔ کوئی جناب سے یہ تو پوچھے کہ وہ روپیہ کہان بہایا۔ گنگا مائی کی بھینٹ چڑھایا گیا یا جمنا مائی اور اوس بھینٹ سے کسکو فیض پہونچا۔ ہم نے آجتک نہ تاریخ مین پڑھا نہ کسی کی زبانی سنا نہ کبھی کسی انگریزی اخبار نے وزیر ہند بہادر کی اولوالعزمی کی تعریف کی۔ پھر سمجھ مین نہین کہ کس موقعہ پر کروڑون کروڑون روپے ہندی رعایا پر نچھاور کر دئے گئے اور ایسی فیاضی سے کس قوم کو فائدہ پہونچا۔ ہان ہندوستان کو انگریز بنانے کے لئے [illegible] کروڑون روپے پانی پھر گیا۔ اگر اسی احسان کا چہیتا وزیر ہند صاحب ہندی رعایا کے سر رکھتی ہین تو [illegible]

زبردستی کی فوج

روس کی فوج کی بابت زمانہ میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ اور دنیا کی میٹھی ہوئی ہے کہ روسی فوج ٹڈی دل ہے۔ جدھر کا رخ کرتی ہے۔ ملک کے ملک کھیتوں کے کھیتوں صاف کر دیتی ہے۔ ہمارے نزدیک تو یہ دنیا کی بالکل بے اثر ہے۔ اسمیں تو شک نہیں روسی فوج کی جمعیت زیادہ ہے لیکن کس کام کی۔ مثل مشہور ہے کہ بیل واکر دشمن کے برابر ہوتا ہے آخر اپنی فوج کی جمعیت زبردستی بڑھائی ہے۔ ہزاروں تو اوسکی فوجیں خالص حرامی ہیں۔ اور ہزاروں کی کب ہیں۔ گو یہ سب لٹیرے ہیں جنکو رزق نہ موت۔ ہمارے فوجی محکمے کے اونکا در کہیں گذارا نہیں ہوسکتا۔ انکے علاوہ ہزاروں جوان زبردستی رعایا میں سے بھرتی کر لیے گئے جس گھرانے کا کنبا موٹا تازہ دیکھا بے تحاشا فرمان ڈانٹ دیا کہ اس گھر کے سب جوان ہم کو پسند ہیں۔ سکو چاہیے کہ یہاں جلد کے فوجی فہرست میں اپنے نام چڑھوا دیں۔ اون لوگوں کو جبراً قہراً مردہ بدست زندہ بنکر شریک ہونا پڑ گیا اور پہر مزا یہ کہ کھاؤ اپنا پیو اپنا۔ اوڑھو اپنا بچھاؤ اپنا۔ مفت کی خدمت سرکاری کرو۔ اپنی کمائی کا وقت ضایع کرکے قواعد سیکھو۔ اور جب سلطنت پر کوئی مصیبت نازل ہو تو بال بچوں سے ہاتھ دہو کے بھینٹ چڑھ جاؤ۔

اسی دھینگا دھینگی کے قانون سے روس کی فوج بڑھ گئی۔ مگر اب وہ دن گئے جو رعایا روس کے ہر حکم پر بھیڑ بکری کیطرح کان ڈال دیتی تھی۔ اب جاپان کی آنکھیں کھل گئی ہوں گی۔ کہ دفعتہً رعایا کے خیالات بھی بدل گئے چنانچہ حال میں روس نے ایک نو آبادی کے باشندوں کو شرکت فوج کا حکم بھیجا گیا۔ انہوں نے صاف دھتا بتا دی کہدیا کہ ہمارا مذہب کی [illegible]

امروہہ میں سچ مچ کا محرم

محرم میں جو لوگ ماتم کرکے رسم تعزیت ادا کرتے ہیں۔ یہ تو محض نقل ہوتی ہے۔ اصل تو وہی ماتم ہے کہ اوس ماتم کا ماتم سال بہر تک قائم رہے۔ امروہہ میں اس سال سچ مچ کا محرم ہو گیا اور ایسا ہوا کہ آیندہ سال تک امروہے مسلمان ہی نہیں ماتم رکھیں گے بلکہ ہندو بھی ماتمی قوم بنے محرم کرتے رہیں گے۔ گذشتہ محرموں میں تو اکثر یہی دیکھا گیا ہے۔ کہ جب میل جول ہوئی آپس ہی میں ہوئی۔ لیکن اس سال ہندو اور مسلمانوں میں لپا ڈگی کی ٹھہر گئی۔ اور وہ لپا ڈگی صرف ہاتھ پاؤں ہلانے کی نہ تھی۔ اچھی طرح لٹھم لٹھا ہوئی۔ بلکہ یہ ہوئی تھی کہ عین عشرہ کے روز ایک ہندو رئیس نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ برات نکالی۔ اودھر برات کے ساتھ ہزاروں کا ہجوم تھا۔ ادہر تعزیوں کے ساتھ ہزاروں کا جم غفیر تھا۔ ایک سڑک میں دونوں اکھاڑوں کا مقابلہ ہو گیا۔ تمام سڑک آدمیوں سے پٹ گئی اتنی بھی جگہ نہ تھی کہ ایک ہی ایک آدمی ادھر سے اودھر نکل جاتا۔ اب کشمکش یہ آپڑی کہ مسلمانوں نے تو ہندوؤں سے کہا کہ تم پلٹ جاؤ۔ اور ہندوؤں نے مسلمانوں سے کہا کہ تم واپس ہو جاؤ۔ اسوقت موقعہ بڑا بیڈھب تھا۔ ہندوؤں کو اپنے دولہ کی لاج۔ کیونکہ اگر وہ پلٹیں تو شگون بد ہو جاتا ہے بامن اوسیوقت کہدیں کہ تمہاری ساری کارروائی فضول ہو گئی۔ اب پہر کبھی لگن کی تیاریاں کرنا اور از سر نو بھینٹ پوجا کی رسمیں ادا کرنا۔ بامن جب تو دل سے چاہتے ہوں گے کہ کسیطرح برات پلٹ جائے تاکہ دوبارہ پانچوں گھی میں ہیں اور سر کڑاہی میں ہو۔ رئیس صاحب کا ہزاروں روپیہ خرچ ہو گیا ہو گا جب کہیں

پرلیشر کی دنیا

کیسے یہ وقت دیکھنا نصیب ہوا۔ پہر اب یہ پلٹین تو کیسے پلٹین۔ اور ادھر مسلمانوں کا مذہبی معاملہ خدا جہالت کا بھلا کرے۔ آپ تو اگر نہیں بھی تھا تو خاص مذہبی ہو گیا۔ کیونکہ ہندوؤں سے مقابلہ کی ٹھہر گئی۔ اگر اس راستہ سے کٹ کر دوسرے راستہ سے نکل جاتے تو گویا اسلام میں فرق آجاتا اور امام حسین علیہ السلام اس سال کے تعزیے ہی نہ قبول فرماتے۔ دس دن تک جو مجلسیں کیں۔ ماہ محرم میں دودھ پلائے شربت پلائے یہ سب منسوخ ہو جاتے۔

غرض ادہر تو ہندو برات کی یہ ضد تھی ہم پر تلے ہیں۔ اور ادھر بچارے مسلمانوں کی یہ ہٹ تھی کہ وہ ٹلے زمین ٹلے یہ ٹلے آسمان۔ پر یہ ٹلے انہ جانے خود مولیٰ دادخان۔ جب اسطرح ضد ضد کی ٹھہر گئی۔ تو پہر کیا تھا۔ دونوں میں چل پڑی۔ اور ایسی چلی کہ مسلح پولیس کو روک تھام کے لیے چناپٹن اسلامی فرقہ کے جہلا کی نسبت یہ مشہور ہے کہ رمضان کے نمازی اور محرم کے جہادی اسوقت بھلا لگے مقابلہ میں ہندو کیا ٹھہر سکتے تھے۔ ایک ہی حملہ میں ساری برات تتر بتر ہو گئی۔ اسوقت مسلمانوں کے جوش کا تسلسل شورش گری پر پہنچ گیا تھا۔ جو ہندو براتی کر جان بچا کر دوسرے راستہ سے دولھن کے گھر پہنچ گئے۔ اونکا بھی مسلمانوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ وہیں پہنچ کے اون کی خبر لے ڈالی۔ بعض جاہلوں نے مارکیٹ کے بازار پر بھی ہاتھ ڈال دیا۔ پولیس نے جب دیکھا کہ انکا جوش کسیطرح نہیں رکتا تو فیر کر ڈالا۔ تین مسلمان کھیت ہوئے اور چند زخمی ہوئے۔ دوسرے روز سنگبازی شروع ہو گئی۔ ۲۵-۳۰ گرفتار ہو چکے۔

فوجکی روانگی نہین رکتی

میان ٹرانسوال مین معلوم نہین کس بلا کی فوجی کشش ہے کہ وہ انگریزی فوج کو کھینچے ہی لیتا ہو وہان تو سنتے مین کہ صلح کی تیاریان ہو رہی ہین اور یہان سے فوجین برابر روانہ ہو رہی ہین مسٹر براڈرک نے خود لندن کے ایک ضیافتی جلسہ مین یہ فرمایا کہ صلح کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے۔ لیکن فوجی دھکا پیل اور سامان رسد کی روانگی بدستور قایم ہے۔ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ صلح کا زمانہ بھی قریب اور فوج کی روانگی کا بھی زور شور ہے۔ اسمین کوئی خاص بھید معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ گورنمنٹ ایسی بیوقوف نہین جو بے سمجھے بوجھے اور بے ضرورت فوج کی روانگی مین ہزارون روپئے کا خون کرڈالے۔ یہ تو سب جانتے ہین امور مملکت خویش خسروان دانند۔ لیکن ہر انسان تھوڑی بہت عقل رکھتا ہے اور بالخصوص وہ اشخاص جنکو پولیٹکل معاملات سے خاص تعلق ہے۔ وہ تو ہر پیچیدہ معاملہ کو سمجھ سکتے ہین۔ لیکن جنگ ٹرانسوال کا معاملہ کچھ ایسا عجیب و غریب ہے کہ اسکے سمجھنے مین اونکی عقل بھی چکرا جاتی ہے۔ جو معاملہ ہے متضاد جو بات ہے منقلب کوئی سمجھے تو کیا سمجھے۔ ٹرانسوالی معاملات کے متعلق ہر ذی فہم کی طبیعت اسلئے الجھن مین پڑ جاتی ہے کہ معاملہ کا کوئی خاص رخ سمجھ مین نہین آتا۔ ایکطرف تو لارڈ کچنر صاحب یہ لکھا ہے ہین کہ جنگی میدان بوئرون کے غبار شر سے بالکل صاف ہے تھوڑا بہت دھندلا پن رہگیا ہے وہ بھی عنقریب اڑا جاتا ہے بوئر جو برساتی جونکین ہوگئی ہین وہ ہاتھ جوڑ کر پائون پکڑ کر بیٹھ گئے ہین اور دوسری طرف وہی لارڈ کچنر صاحب لکھتے ہین کہ فیصلہ کا زمانہ بہت ہی

صلح کی چھیڑ چھاڑ

لاحول ولا قوۃ انگریزی اخبارات بھی وہ بلے پرکی اوڑاتے ہین کہ الامان۔ ارمان یہ ابھی تھوڑے ہی دنون کا ذکر ہے کہ صلح کے متعلق یارون نے بات کا بتنگڑ بنا کر ایسے بے ڈھنگے پن سے خبر اوڑائی تھی کہ اب صلح ہو رہی ہے بس آج نہین تو کل۔ کل نہین تو پرسون تو ضرور ہو جائے گی۔ اور پھر چوتھے پانچوین روز آپ ہی یہ خبر سناتے ہین کہ صاحب وہ صلح کا معاملہ بنا بسٹلی تو ابھی جان کی میان کی طرح اوپر ہی اوپر معلق رہ گیا۔ بھلے مانس آپ تو بھئے اعتبار ہوتے ہین اور اپنے ساتھ ہمین بھی لوگون کی نظرون مین نہین بھنے دیتے۔ لے لیجئے بیٹھے بٹھائے روز نئے پیر زمین آسمان کے قلابے ملانے شروع کرتے۔ مگر ابکی بڑے زور کے ساتھ بیبرے باجے اوڑائی ہے۔ خدا ہی خیر کرے کہین آسمان ٹوٹ پڑے۔ زمین پھٹ جائے۔ بہتی خود بدولت کو تو سب کے پہلے کوئی پل تجویز فرمانا چاہئے۔

اگر صلح ہو گئی تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور نہین ہوئی تو دروغ بگردن راوی آپ نے صریح لفظون مین فرما ڈالا بس اب ضرور ضرور بلکہ بالضرور دو دنون مین صلح ہو جائیگی۔ بوئر افسر کل تو نہین مگر لین اکثرون کی یہ رائے ہے کہ صلح ہو جائے۔ اسمین زیادہ حصہ لینے والے حضرت جنرل ڈیلیری خاتف اب ہمارا بین انہین کی کوششون سے اب اس قضیہ کا نتیجہ صلح پیدا ہو جاتا ہے۔ جبتی خدا کرے صلح ہو جائے اور بہت جلد ہو جائے۔ تاکہ ہا ہر صلا کی میٹھی شیرینی کا مزہ چکھے

عربونکی اوچھل کود

آجکل نہ جانے اللہ میان کو کیا کرنا منظور ہے کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ ہندوستان مین تو اپنے قحط۔ ہیضہ طاعون وغیرہ کو مسلط کر کے سب ہو ناکون چنے چبوائے۔ اور شمالی یورپ مین جنگ و جدل کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ادھر روس مین بھی شورش پھیل گئی ہے۔ اور چین بھی ہین بدل گیا۔ اور ہر چہار سی پاپی رعایا نواز حکومت بوئرون کے جال مین پھنسی ہوئی ہے۔ خلیج فارس مین شیخ مبارک کا سر کھجلانے لگا۔ عبد سیلوش ابن عبد العزیز نے بیٹے پاؤن نکالے۔ غرض ساری خدائی مین دھوم مچ رہی ہے۔ اور اب سنا جاتا ہے کہ یمن کے اطراف و نواحی مین بھی شورہ پشت عربون نے اودھم مچا رکھی ہے۔ گورنرون کو پریشان کر دیا۔ رعایا کو برباد کر دیا۔ لوٹ مار ہونے لگے ہین۔ خدا ہی خیر کرے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ کہین ہمارے سلطان المعظم کو اگر جوش آگیا تو بس انکی خیر نہین۔ پا بدست دگرے۔ دست بدست دگرے۔ ترکی کی سعیدہ بخط مستقیم خدا گنج ہی کو چلے جائینگے۔ ٹایمز آف انڈیا نے تو لکھا ہے کہ فتنہ و فساد کے فرو کرنے کے لئے قسطنطنیہ مین کئی جہاز تیار ہوگئے ہین۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ پھر تو سب فساد نکام بنگلے ناک کے رستہ جھڑ جائیگی اور بچہ جی یاد کرینگے کہ ایک عظیم الشان سلطنت سے منحرف ہونے کا یہ ثمرہ ہے۔ گو ہمین انگریزی اخبارونکی اسلامی معاملات مین چندان تصدیق نہین تاہم یہ ضرور کہتے ہین تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا۔ کچھ نہ کچھ ان واقعات کی اصل ہے ضرور۔ مگر نہ ہا اتقدر کہ انگریزی اخبارات لکھتے ہین۔ ابھی نہین تو اسلامی سلطنت پر تسلط اور اقتدار کا نقش ہے۔ پھر بھلا اپنی رنگ کی منتری ہوگی کہ

معرکہ آرائی

فتح جواب پر جنگی سوال

پیارے پنچ سوا جیسے اینجانب علیہ الغفران جمعہ کو شام کے وقت اخبار فاطرکے رفع کرنے کے لئے تقریباً پنجون کا بنڈل کھولے ہوئے بیٹھے تھے کہ دفعتہً ہوا کو بہت سا ۱۹۰۲ء کا پھیلا در سامنے آگیا۔ دوسرا ورق الٹا ہوگا کہ ایک سوال اینجانب کے مولا بخش سے زیادہ جسیم حواشی صفحات کی پگڈنڈی پر سانپون کی طرح رینگتا ہوا دکھلائی دیا۔ اینجانب حیران ہوئے الٰہی خیر۔ یہہ بتا کتا موٹا مسٹنڈا سوال کیسا۔ نظر جو جمائی تو کچھ کٹ کٹ کٹ کی آواز سنائی دی۔ بس خود بدولت تو پتر کی انجھر بس مولا بخش کو اٹھا پھٹ پٹا پھٹ پھٹ پٹا پھٹ پڑنے ہی لگے۔ لیجئے دیکھئے خیر سے آپ بھی تو ہی ہیں منشی ہی ہیں مسخرے ہی ہیں مفتی ہی ہیں دل لگی باز بھی ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ حکیم بھی ہیں ذرا دیکھئے۔ یہ سانپ مر گیا۔ یا ابھی تعصب تو بہ تعصب سے کچھ رمق باقی بھی ہے۔ مگر پیارے سوچ سمجھ کر کہئے گا۔ دیکھئے ہماری دولا کھ فوج میدان راستہ میں ہے اور ضرور ہے۔ مگر آپ جانتے ہو سوال یہ ہے کہ ایک پہاڑی ملک ہو راستے غیر مسطح اور ہماری ٹولی فوج نشیب فراز سے ناواقف اگر ایک ہی جگہہ کل کی کل فوج جمی رہے۔ تو فوج مردود ملک خدا تنگ نیست پائے مانگ نیست کہہ کر ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں۔ کوئی مزاحمت نہ کرتا تھا۔ نہ کیا۔ انا لانت۔ تابعداری کیسی تکبیر ہو۔ تمام سلامت۔ چلئے چھٹی ہوئی ع

ہم نہیں اور بھی در نہیں اور سہی

یہ کہتے ہیں اگر یہ فوج ... کچھ سر تو چرتے نہیں ہیں۔ وہ کیون ایک ہی جگہہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے۔ مٹھ چھیڑ خوبان سے چلی جائے اسد۔ اگر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی۔ انہون نے کچھ فوج ادھر بھیجی اور کچھ ادھر بھیجی۔ کچھ اس تجویز پر ہے۔ کچھ اوس کنارے ہٹے۔ کچھ اس ملک بھیجے گئے کچھ اوس ملک بھیجے گئے۔ غرض اسیطرح تیا پانچا کر کے تھوڑی تھوڑی فوج ادہر ادہر تقسیم کرائی گئی۔ اب فتح ہو کہ آگے پیچھے ہاتھ دھرے رہے دم دبائے پھرتے ہیں نہ بہو کو گھر۔ نہ بیٹی کو ور۔ خان ومان برباد ابتاد چولہا آج یہان تو کل وہان۔ چنانچہ آپکی ہفتہ وار خبرون سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ خدا جو چاہے نہ بلوائے۔ بیسیون دفعہ دیکھا ہوگا۔ کہ فلان مقام پر لٹنے پٹ ڈھیر ہو گئے۔ فلانی جگہہ اتنے کھیت رہے۔ فلان فسر نے اتنون کو تابع کیا جنرل ڈیوٹ فلان مقام پر پھندے سے نکل بھاگا۔ جنرل متھوین فلان جگہہ پکڑے گئے۔ اگر فوج ایک ہی جگہہ رہتے تو اور دوسرے ملک انکے کیسے ہمارے ہاتھ لگتے۔ اور وہ اس قدر کیونکر کھیت رہتے تو اب رہی یہ بات۔ فتح کیون نہیں ہوتی۔ تو جناب یہ تو امر الٰہی ہے۔ اسکے در بند ہے۔ وکم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة۔ آیت قرآن میں پڑھا ہی ہے۔ اسکے متعلق پیشینگوئی کرنا ہم مسلمانون کے خلاف ہے لا یعلم الغیب الا اللہ مگر اثنا اور قیاس سے ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جب فتح ہوگی تو ہماری ہی گورنمنٹ کی کیونکہ اب وہ بالکل ہی توبہ کر چکے ہیں۔ مگر دیکھئے کب ہوتی ہے۔ اسکا انتظار کیجئے اور دعا کیجئے۔ اور ہت ... پر جنگ ... کا فقرہ آپکو یاد ہوگا۔ مسلمان کسقدر تھے اور مخالف اسلام کسقدر۔ مگر کیا ہوا۔ وہی ہوا۔ جو خدا کو منظور تھا۔ ان نامراد ڈچونکی بھی یہی مثال ہے کہ وہ بار بار فطرتی لونڈ دن کو دس بارہ آدمی پکڑنے کیلئے دوڑائیں سا ور لونڈے ادھر اودھر کاٹنے دیکر ہاتھون سے نکل جائیں۔ پھر جب ہی لونڈے غیر مسطح زمین پر ہون تو بھلا کیسے پکڑے جا سکتے علی ہذا القیاس فوج بھی ادھر ادھر بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ ہماری بہادر فوج کہان کہان پیچھا کرتی پھرتی۔ لیجئے اب تسلیم عرض ہے۔ لائیے بائیں ہاتھ سے پندرہ روپئے والی گھڑی دھر دیجئے۔ اور اگر نہیں تو کوئی شک و شبہ نکالئے۔ ہم اسکے جواب کیلئے ہر طرح لنگر لنگوٹ کسے خم ٹھونک میدان میں جمے ہوئے ہیں۔ والسلام علیکم محمد علی من ... عظیم

نظم

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

—

مولانا فسنتہ مدظلہ العالی۔

ارے پھیا اُٹھو پھیلا اودھر کی اودھر
تماشا گاہ دور ہیں ہمارا دل بہلتا ہو

پو مسٹر پھیلا در گزمار تنگ۔ ہادی آریہ دربیر ڈبی تو بھاگو۔ دیکھو کیا کٹ پٹ کٹ پٹ لگائی ہے کمبخت جناب کے دشمنون کو احتراق سودا تو نہیں ہو گیا ہے۔ آخر آپ ہیں کون۔ اور ہم جو آپ ہیں نہیں پہچانتے ہیں ہم ہیں ہاجی ہم کیا اینجانب بلکہ بدولت اقبال مسٹر سر ہز اکسلنسی پادری جا دو نگار صاحب۔ اخاہ جناب ہیں مگر حضرت یہ مسٹر سر ہز اکسلنسی پادری کہان سے بن آئے سنئے حضرت اب ذرا ماہد ...

کی شان مبارک مین کچھ سوچ سمجھکر فرمائیے گا۔ ورنہ
ٹھنڈی کالستن کی ہوا کھانی ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے
کہ جناب کے دماغ سے جنونی خلل اب تک نہین گیا۔
جنونی خلل تو بھلا سکا کیا ذکر گلاسگو کی ہیبت
ناک خیز نمائش مسون کے نظارہ جمال کے بعد بھی
اگر خلل رہ گیا تو کیا قبر کی ہیبناک تاریکی صورت
دیکھکر جائیگا۔ اوہو بس معلوم شد۔ یہ کہیے کہ
آپ گلاسگو نمائش دیکھنے گئے تھے۔ جی ہان بھلا
لندن اور لیورپول کی بھی سیر کی؟ اجی کچھ
نہ پوچھیے ایک لندن اور لیورپول کیا مارسلز اور
پیرس اور امریکا سب چھان ڈالا۔ خوب مزا اڑایا
جسکی تفصیل بھی ہین لکھا ہے۔ اجی ہمین جان سے
ہمکو کیا غرض۔ کچھ ولایت کی خبرین سنائیے۔
جی ہان خبرین سنئے کہ دوگر کی موت کا سامان ہو رہا
ہے۔ اجی وہ تو کب سے ہو رہا ہے تو جناب ہمارے
شہنشاہ حضور ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کا انتظام
بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ ہان یار یہ خوب
سنائی بھلا اور کچھ۔ اور یہ کہ شاہ مراکو و ایران
عنقریب لندن تشریف لانے والے ہین۔ انکی
دعوت سلطنت کیطرف سے ہوگی۔ اور مسٹر بالفور انکی
انتظام دعوت کا فیصلہ لینگے۔ اجی کچھ اور سنائو
اور خبر ہے کہ آئندہ مہینے مین معاملہ مصر پر
پارلیمنٹ غور کریگی۔ اور ہمارے دوست مسٹر
اعزاز احمد ہندی جو گلاسگو مین رہتے ہین آئرلینڈ
کی سیاحت فرمانے والے ہین۔ بھئی اس فضول گوئی
سے کیا حاصل۔ کچھ مطلب کی بات سنائو۔ تو جناب
مطلب کی بات تو یہ ہے کہ کورک مین ایک نمائش ہونے
والی ہے۔ جسکی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ تمام
نمائشون سے اچھی ہوگی۔ اس نمائش کے منیجر
بھی مسٹر ہارفلی صاحب ہین۔ لو اب آپ بھی داڑھی
مونچھ منڈا کر انگریز بنو اور میلا پہنے شام

سٹاف کے اجازت کے ساتھ آسٹریلیا شپ مین
جو عنقریب گلاسگو سے آئرلینڈ سوار ہو جائے۔
مگر یا کہین مرشل کی پبلک لیڈیون سے محبت
کرکے وہین نہ رہ جانا۔ تو ہم کہین لٹکنے والے
ہین۔ اجی لٹکنے ونکنے کا تو مضائقہ نہین مگر ملٹن
ڈاکٹری ہے استطاعین کی بدولت ہمارے اکثر
احباب سخت مہلک امراض مین مبتلا ہو چکے ہین۔
لاحول ولا قوۃ آپ وہمی ہین بائڈین سکشن
کے مدارس مین ہمارے دوست مسٹر عزیز احمد
بھی عجب وہمی ہین۔ انڈیا سے جو کوئی جاتا ہے۔
بلا جانچ پڑتال اوسکی اسقدر خاطر کرتے ہین کہ
توبہ ہی بھلی۔ اگرچہ اونکی پالیسی ظاہر ہے۔
تاہم اونکو شریف ذلیل دیکھکر ملنا چاہیے۔ منشی
اشرف الحق صاحب جو ولایت مین کمیشن پاس
کرنے کی غرض سے گئے ہین۔ اور ایڈنبرگ مین
مقیم ہین۔ اونکی زبانی ایک ہندو رعیت کی غیر فہم
کارروائی سنکر ہمکو نہایت افسوس ہوا۔ اجی
یہ تو ہوا ہی کریگا۔ اب کہئیے کہ آپ کے کیا
ارادے ہین۔ اب کچھ ہندوستان کی ہوا کھاکر
اور پنچ بہادر کی خدمت کرینگے۔ انشاء اللہ
خیر سے آئیے۔ لو قبلہ رخصت گڈ بائی۔

راقم

کل قسم کھائی تھی لیکن آج پھر ہجو مین ہین
حضرت افشین بھی پھر دیکھیو یونہی سی ہین

بقلم

حضرت جادو نگار - انیلی

گرمی

لیجئے تو بیسے سرد سامان ہی آئی گرمی
دھوپ مین بیٹھ کے بچنے ہی ستائی گرمی

کیا قیامت ہے کہ اک روز نہ برسا پانی
کیسی گندی ہے کہ اک دن نہ نہائی گرمی
میرے آنسو سے ہے بھیگا ہوا پسینہ لگا
تو نے کیا سمجھی ہین بات بنائی گرمی
دیکھی طاعون کی جب صبح سے زیادہ شورش
غیظ مین آنکھین دکھاتے ہوئے آئی گرمی
گر نہی ذہن یہ ہے غیظ سے چہرہ گلگون
باندھے بیٹھی ہے وہ شوخ حنائی گرمی
جارہی تھی عجب عالم مین ہوئے بیتی تال
آج بچڑے ہوئے دریا کی کلائی گرمی
چونکہ دگر بہ نہین جاڑا منانیوالے
دیکھ اونھین بھوک مین ہم لوگون نے کھائی گرمی
ہائے گرمی سے وہ روٹھے ہوئے بیٹھے ہین کہ کبین
کہ ناک چڑھاتے ہوئے جاتے مین ستائی گرمی
کوٹھری مین ہی کہین بند رہا جاتا ہے
مارے گرمی کے تڑپ کر نکل آئی گرمی
انشاء اللہ یہ گرمی کا مزا اب کی سال
دل سے حسرت جو نکالی نکل آئی گرمی
بیچ مین شعرون کے پھر چھوٹا سا مطلع سننا
پھر مرے رنج طبیعت نے دکھائی گرمی

مطلع

ابتدا ہی مین کچھ اس دور سے آئی گرمی
سرد مہرون کے دماغون پہ بھی چھائی گرمی
یاد آئیگا بہت تجھ سے لپٹ کر سونا
رخصت اے موسم سرما کہ اب آئی گرمی
دن جو بڑے ہین ذکیا اس ہی جو طلب کا سوال
اوسنے او نگلی کے اپنا دبیر کھائی گرمی
نال وہ بتون کا دینا وہ بگولون کا رقص
اللہ اللہ رہی تو ہی نغمہ سرائی گرمی
شعلہ رخ کے تصور نے بنے پھیرا تھا
پنکھا جھل جھل کے شب وصل بھگائی گرمی

شمالی ہند کا سب سے بڑا بد معاش
وہ کون ہے؟

وہی ہے جو ناظرین ہندیون کی بد اخلاقی کا کچا چٹھا پبلک کے سامنے پیش کرے۔ مگر بھولے بھالے (معکوس) مسٹر آکشیپ کو اس سے مستثنے کر دے کیونکہ اونکو چھانے سے کسی کے نازک دل اور تھوڑے کلیجے پر چوٹ پڑ جائے گی۔ پھر بھلا ہمین کیا غرض پڑی ہے کہ کسی کا صبر سمیٹین۔ ہماری اونکو مسٹر آکشیپ بلیا کی آن بچیا لیتے ہوے معہ اونکے منظور کردہ (محض تعظیمی) کے رشتے مین پڑے سے ٹر ہی ہین۔ سرکاری ملازمت کی حالت روز بروز مخدوش ہوتی جاتی ہے جو تھوڑی سکنا تھی تو بلحاظ سکونت کے تھے ہی۔ مولوی و مولانا پیران و شیخ کے صیغے واحد حاضر مذکر غائب گردانتے ہی ہو گئے جب اسمین بھی کوئی اعتقاد کی صورت نہ دیکھی تو اوستانی جی سے بل بل کر سبق لینا شروع کر دیا۔ سہ اعتقاد کے کچے اور اوستانی جی کی ادب و تعظیم کے پکے تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ مین اونکی شفقت بزرگانہ سے جگت اوستاد بن گئے۔ اب کیا تھا۔ چٹری اور وہ نہ۔ پھر۔ المدد بابا تانسین المدد" المدد یا بچہ باورے المدد۔ نتیجہ کر جو اوستانی جی نے دست شفقت پھیرا۔ تو ہمارے مسٹر آکشیپ ارباب نشاط کے دخل پر خوش ہو۔ چلو ناٹک گھانے کا سہارا تو ہو ہی گیا۔ مسٹر آکشیپ نے اپنی سعادت کی بدولت اوستانی جی کے دل مین کچھ ایسی جگہ پیدا کر لی ہے کہ اوستانی جی ایک سکنڈ بھی انکے چہیتے شاگرد کو آنکھ سے اوجھل نہین کرتین۔ جتنے کرتے آجا ری نیند یا تو آ کیون نہ جا۔ میرے بچے کی آنکھوں مین گھل مل کیون نہ جا۔ پھر کے تھپک تھپک کے سلاتے ہین۔ ہم اوستانی جی اور اونکے لاڈ پیارے مسٹر آکشیپ کی تعریف مین ایک مسدس لکھ رہے ہین۔ جسکو ہم دوسرے نمبر مین ہدیہ ناظرین کرین گے جسمین اونکے قطع مبارک و حلیہ شریف کا بھی تذکرہ ہوگا۔ مگر خدا نظر بد سے اوستانی جی کو محفوظ رکھے۔ ابھی تو عنفوان شباب ہی ہے۔ کھیلنے کھانے کے دن ہین۔ گو اپنی معلومات کی لحاظ سے تو اوستانی ہین مگر ابھی الہڑ۔ بھولی۔ نادان۔ کمسن۔ ہین پوری بارہ تک گنتی بھی نہین آتی۔ انگلیوں پر شمار کرتی ہین۔ پاکدامن ایسی ہین کہ مرد کی صورت سے قطعی نفرت ہے صرف ایک حماقت کا گڈا بنا رکھا ہے جسے محض تفریح طبع کی غرض سے... بغل مین لیکر سوتی ہین۔ خیر سے ابھی تو ادھین بارہ برس کا سن ہے مگر چڑیل کا دودھ اور بلی کا کلیجہ تک نکال لیتی ہین۔ فیض ایسا ہے کہ سیکڑون بلکہ ہزارہا فیضیاب ہوتے چلے جاتے ہین۔ مگر کسیکا کانون کان خبر نہین۔ کیونکہ عصمت بی بی بے چادری۔ کی سی حالت ہے کسیکی دل شکنی انکے مذہب مین روا نہین۔ عام قاعدہ ہے جسکا جی چاہے جلکے کر سبق پڑھے اور نو او دو گیارہ ہو جائے ہاتھی آئین گھوڑے جائین اونٹ بیچارے غوطے کھائین۔

بلکہ مسٹر آکشیپ کچھ اسطرح اپنی مقدس اوستانی پر ایمان لائے ہین کہ وہ ہر وقت اونہی کے نام کا کلمہ پڑھتے ہین۔ بس یہی حالت ہے کہ تمہارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد فی الحال ہم اختصار نہ مختصر کریدے کے لحاظ سے رخصت ہوتے ہین اور مسٹر آکشیپ و مسٹر آکشیپ جی سے امید کرتے ہین کہ آئندہ پرچے مین اونکی مسلسل نگاہین غیر معمولی اشتیاق سے مغربی و شمالی و اودھ کے سب سے بڑے بدمعاش کے تازیانۂ قلم کی کارستانیان دیکھین گے جو مدی کے گذر جانے پر چوتھے سال پھر بلیا مین نازل ہوا ہے۔

تھک گیا ہون جنون مین کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

باقی آئیندہ

راقم

وہی مغربی شمالی و اودھ کا سب سے بڑا بد معاش

صوفیون مین ہون نہ رندون مین نہ میخوارون مین ہون
ای بتو بندہ خدا کا ہون گنہگارون مین ہون

ناٹک کے قدردان
ایسے ہوتے ہین

مسلمانان اہالیان بمبئی کو یہ فخر ہے کہ ہم لوگون سے بڑھکر دنیا مین کوئی ناٹک کا قدردان نہین نہ رمضان مین چھوڑین نہ محرم مین نہ عید نہ نماز مین۔ غرض اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہائی ناٹک ہائی ناٹک کرتے رہتے ہین۔ یہ دیکھ کر کہ مسلمانان بمبئی واقعی قدردان ہین۔ مگر یہ گھر شہر ہی قدردان ہین اگر ناٹکون کے

پٹیالہ کی رعایا اور ڈاکٹر

طاعون ہلیمن نے تو وہ شگوفہ کھلایا تھا کہ برسوں یہاں کی رعایا کو چین نصیب نہ ہوتا۔ اسکے لئے نت نیا طوفان کھڑا ہوتا رہتا۔ بلوہ ہو وہ دوسرے ہی روز پا بہ دست دگر بدست بہ پائے دگر گرفتاری کی جا رہی تھی اور کچھ دن تک وہ پکڑ دھکڑ رہی کہ خدا کی پناہ۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ قیامت کے میدان کی اکھاڑی بندی ہو گئی اور گنہگار پکڑ پکڑ کر جہنم میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ نیک بد انے کی کوئی پوچھ نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ کیا ہے تو ڈر اور نہیں کیا تو بھی خدا کے غضب سے ڈر۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر گیلی سوکھی سبھی جلجاتی ہیں استاد ذوق نے جو پنجو تکلے سیکھے باکمے ترچھے جنکو معشوق کی صفت میں یہ مطلع کہا ہے

مجھے جب مرے قاتل نے بغل میں مارا
جو چڑھا سو وہ میدان اجل میں مارا

پٹیالہ میں کچھ روز تک یہی سماں بندھا رہا۔ بس یہ سمجھ کر ہر گلی کوچہ میں ملک الموت کا فوٹو کھنچا رہا۔ دس پندرہ روز تو وہ ہلچل رہی کہ تمام شہر میں نفسی نفسی ہونے لگی۔ غرض ہزاروں آدمی گرفتار کر لئے گئے اور بہتیر کئی سو بیچاروں کی چہار دیواری میں ٹھکیل دئے گئے۔ انکو دیکھ کے اور گرفتار کرانے والوں کی سرگرمی کا اندازہ کرکے یقین تو یہ ہوتا تھا کہ پٹیالہ کی ساری رعایا نہیں تو آدھی آدمی نہیں تو تہائی۔ تہائی نہیں تو چوتھائی ضرور بالضرور شہر سے جیلخانہ میں ٹرانسفر کر دی جائیگی۔ اور جیلخانہ باعتبار اسامیوں کی کمی بیشی کے ایک چھوٹا سا ضلع یا شہر سا قصبہ بن جائیگا۔ مگر

واری جائیے مسٹر واربرٹن کے

انہوں نے اپنی حالت حوصلگی اور رحمدلی سے ہزاروں اسامیوں کو یہ کہکر چھوڑ دیا کہ طاعون نے ہی یہاں کی رعایا کو تباہ کر ڈالا اب ہم انکو خراب کیوں کریں اور خواہ مخواہ مرے کو مارین شاہ مدار کی مثل کے مصداق کیوں بنیں۔

سچ تو یوں ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس کا عہدہ جلیلہ جب سے انکو ملا ہے تب سے رعایا کو ہر طرح کا اطمینان ہو گیا۔ ایک تو چھوٹے رنگ کا بہادر اور دوسرے خدائی ملک کا افسر جتنا گھمنڈ کرے تھوڑا ہے مگر مسٹر جی پی وار برٹن صاحب کا خمیر قدرت نے خاکساری کی خاک سے بنایا ہے اسلئے انکو کبر و غرور کی ہوا ہی نہیں لگی۔

علاوہ انکساری کے صاحب موصوف میں تحمل و بردباری مروت اور خاکساری کا مادہ بھی بیحد بلکہ خلاف قیاس ہے۔ سپید چمڑی والا اگر اور کالی چمڑی والے حبشیوں سے انس توبہ۔ توبہ اور ہمدردی بھی ایسے موقعہ پر ہزار بار توبہ۔ ایسے موقعہ پر تو سفید چمڑی والوں کی چاندی ہوتی ہے۔ اور جوش و خروش چھلوں سے باہر ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے رعایا کے دلپر بہادری کا سکہ جمانے کیلئے چھکے وار کرنے لگتی ہیں جدہر رخ ہو گیا ہزاروں پکڑ لئے۔ پھر لاکھ کوئی بڑبڑائے تو برملا کرے دہائی تہائی مچائے۔ پر وہ لئے نباشد۔ جیسا کہ شہر میں جونک کا لگنا مثل ہے ایسا ہی صاحب بہادر کے دل میں رحم کا خیال بھی نہیں بھٹکنے پاتا۔ مروت تو اس وقت ایسی معدوم ہو جاتی ہے کہ گویا دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوئی۔

اس موقعہ پر اگر مسٹر جی پی وار برٹن صاحب بھی اپنی بہادری کا سکہ لوگوں کے دلپر بٹھانا چاہتے تو ہزاروں کو ادہ گر میں پھانس لیتے مگر نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ بڑے شریف النفس ہیں۔ اسلئے انکو رحمدلی کا برتاؤ برتنا ہی لازم تھا۔ انہوں نے یہی نہیں کیا کہ لوگوں کی گرفتاری کی طرف توجہ نہ کی ہو۔ بلکہ اس نگر میں آئے ہوئے لوگوں کو بھی صاف نکالدیا۔ فہم و فراست کے ذریعہ سے صاحب بہادر نے تحقیق کرکے صرف انہی لوگوں کو پھانس لیا ہے جو فساد کی جڑ تھے جنہوں نے بلوہ کی بنیاد ڈالی اور دہشت وحشت کا مادہ عوام میں پھونکا باقی ان تمام بلوائیوں کو نکالدیا گیا جو عالمی جوش سے کٹھ پتلی کی طرح ناچ رہے تھے۔

ہم صاحب بہادر کی رحمدلی کے ممنون ہیں اور انکی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو انہوں نے رعایائے پٹیالہ پر کی ہے۔

پہلے تو ہم یہ سنا کرتے تھے کہ صاحب بہادر نشہ یورپین مذاق اور مغربی (تعلیم) اخلاق کے پتلے ہیں۔ مگر اب آنکھوں دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سب باتیں جھوٹ تھیں۔ صاحب بہادر فی الحقیقت بڑے نیک نیت اور بامروت صاحب ہیں۔ بلوہ والے دن اگر یہ پٹیالہ میں نہ ہوتے تو غضب ہو جاتا۔

سردار پریم سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی بہت ہی لائق اور کارگذار شخص ہیں۔ بلوہ کی تفتیش آپنے بڑی جانفشانی اور ایمانداری کی ساتھ کی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں سردار پریم سنگھ کی نسبت جو فقرہ ہمارے قلم سے نکلا وہ محض لاعلمی سے نکلا لہذا ہم انسے معافی چاہتے ہیں۔

راقم۔ شیخ زین الدین آفت۔ مقیم [illegible]

خضاب لاجواب اور پسند خاص و عام

حضرین ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرتے ہیں جو کئی سال کے تجربے اور کوشش بلیغ سے تیار کیا گیا ہے وہ تحفہ کیا ہے۔ (خضاب لاجواب) مانند تیل کے ہے۔ برش سے بالون میں لگایا جاتا ہے۔ پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ رنگ نہایت عمدہ نہایت عمدہ رہتا ہے۔ اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اسکی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فایدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس ایک روپیہ محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائے گا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سرٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجایش چند صاحبان کے نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب بالی گنج کلکتہ (۲) شاہ حامد رضا صاحب (۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی (۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ حیدرآباد (۵) حکیم اعظم علی صاحب کولو ٹولہ بازار کلکتہ۔

بالجٹ یہ ایک قسم کا گلاب ہے۔ جہاں کے بال گرنے منظور ہوں وہاں تھوڑا سا عرق لگا دیجئے بال فوراً گر جاینگے لطف یہ ہے کہ سوزش ذرا بھی نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ۴

علاوہ اسکے ہمارے یہاں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں جس صاحب کو کسی قسم کی دوا درکار ہو بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ المشتہر

شرکت اللہ نامی ... بذریعہ شاہ ہمدانی ...

مکمل تاریخ جنگ روم و یونان

مرتبہ قاضی محمد جلال الدین صاحب مصنف عقل و کل وغیرہ حجم علاوہ نقشہ جات و تصاویر ۳۰۰ سو سے زیادہ صفحے (طبع سوم کاغذ دبیز ولایتی تین ہزار ہو چکا ہے) اس دلچسپ جنگ کی صرف یہی ایک کامل تاریخ ہے جو ساعت بساعت واقعات کی ترتیب کو ملحوظ رکھکر زاید از تین سو صفحوں میں بصد ... چھاپی گئی ہے۔ یہ کسی ایک شخص کی تحریر کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ پندرہ بیس معزز اشخاص کے چشم دید واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور تفصیل اُن اصحاب کے جنکی مطبوعہ تحریروں سے اکثر حصہ کتاب کا مرتب ہوا ہے۔

نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہی عساکر عثمانیہ

نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہی افواج یونانی

نامہ نگار ٹائمز متعینہ ایتھنز و ہمرکاب افواج یونانی۔

نامہ نگار متعینہ ایتھنز

نامہ ریوٹر ہمراہی افواج ٹرکی

نامہ نگار ریوٹر ہمراہی افواج یونانی

نامہ نگار ڈیلی میل ہمراہی مارشل ادہم پاشا۔

نامہ نگار مارننگ پوسٹ لندن

نامہ نگار نیو فری پریس

نامہ نگار پایونیر۔

نامہ نگار فرینک فرٹر زیٹنگ

سر ایلس اشمیڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمنٹ

کپتان نارس صاحب

مسٹر فریڈرکن بوبین

سر الفرڈ ملنر (مولف تاریخ مصر)

نامہ نگار ... الموید مصری ... ٹائمز

کرانیکل لیوانٹ ہیرلڈ (شامی) اقدام ترکی صباح ترکی وغیرہ۔

علاوہ جغرافی اور جنگی معلومات کے عجیب عمدہ نقشہا ئے ترکی (رنگین) اقلیم کریٹ قسطنطنیہ دوار ڈنیلز و تصاویر حضرت سلطان عبد الحمید خان ادہم و عثمان و مختار و محمود و ضیر ... پاشا وغیرہ وغیرہ۔ کتاب مجلد سنہری قیمت ایک روپیہ۔ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

کتاب صادق اس میں عمدہ اور معقول دلائل سے اثبات الوہیت کی داد دی ہے نہ خیالی ڈھنگ سے طرز بیان۔ مثلاً جنت و دوزخ کا وجود ثابت کیا ہے دہریوں نیچریوں کے مختلف شبہات اور اعتراضات کے جواب بدلائل دئیے ہیں۔ بڑے بڑے مسائل کو ناول کے پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ قیمت عہ ایک روپیہ

یہی عبادت

اس میں نماز کا ترجمہ فارسی اُردو (نثر و نظم) ناگری سنسکرت پنجابی انگریزی میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ دو آنہ۔

ان تینوں کتابوں کے خریدار کو ایک مسی بہ شاخ زعفران قیمتی ۲ مفت دیجاویگی۔

نوٹ مہربانی فرما کر اپنا پتہ ... وخوش خط تحریر فرماویں ... ہوا کرتی ہیں۔ المشتہر

محمد یوسف محلہ ... دہلی دروازہ ...

جاسوسوں کی رپورٹیں

مہاراجہ پنا کے مقدمہ کا فیصلہ شائع ہو گیا - جرم ثابت ہوا - ریاست سے محروم حکومت ہو گئی - مہاراجہ پنا کو سرکاری حراست میں زندگی کاٹنا ہو گی - مقام کی تجویز بعد میں ظاہر ہو گی - کمشنروں کا فیصلہ درست پایا گیا - اچھے لال پھانسی پر لٹکایا جائے گا - ریاست پنا کی گدی پر پورن چرن متان بٹھلائے جائینگے -

حضور ویسرائے پشاور سے واپس کوہ مسوری میں ہی ٹھیرینگے - یہاں میونسپل ایڈریس پیش کیا جائے گا -

دربار پشاور کے لئے مہتر چترال بھی تشریف لائے - نواب صاحب دیر - خان بھی گئے - سرداران سوات اور باجوڑ بھی تشریف لائینگے -

کوئٹہ سے نوشکی تک سڑک ریلوے کیلئے پیمایش بسرعت ہو رہی ہے - اسکو جلد ختم کرنا چاہتے ہیں -

مہاراجہ صاحب میسور کو سیتلا نکلی تھی - اب آرام ہے - جلسۂ مسند نشینی کی تیاریاں ہیں -

رتنا پور میں گوپال رائے کے گھر میں آگ لگی - رتنے موہن سب انسپکٹر پولیس بھی وہین جل مرین - افسر پولیس مکان کے خیال سے گھسا تھا - جمعدار اور کنسٹبلی کو بھی چوٹیں آئی ہیں -

... پاہ وارہ کے بورڈ میں انجنیر کے تقرری کی بابت ڈسٹرکٹ بورڈ میں کمیٹی کے ممبرون اور مجوزون میں سخت نفاق ہوا -

مدراس کے علاقہ گداپہ میں سخت قحط پڑ گیا ہے - ضلع کنٹور میں قحط آ ... رعایا کا دم ناک میں آ رہا ہے -

دہلی میں حضور ویسرائے نے مہاراجہ صاحب جیپور کے ساتھ ملاقات کی - دربار کی تیاریاں بھی دیکھیں -

بابو کیسر سنگھ مختار عدالت ہائے جالندھر بوجہ بدعنوانی کے دو ماہ کیلئے کام سے معطل کئے گئے -

دریا مدہلی کے سے برقی روشنی کا سامان لاہو کیا رہ ... ہیدین گے مستقل فائدہ اٹھائینگے اس طاقت سے جنگی بارکوں میں پنکھے کھنچوائینگے برقی روشنی کرائینگے

ہند میں بوئر قیدیوں کے اخراجات کا حساب حضور شاہ قیصر نے مانگ بھیجا ہے -

حضور شاہ قیصر کے مبارک جلسۂ تاجپوشی پر ایک ایڈریس منجانب پنجاب یونیورسٹی ہوگا -

اہل مدراس نے ۲۶ جون کو شاہ قیصر کی مبارک مسند نشینی پر عام جشن منانے کی ٹھیرائی ہے - بازار دون اور مکانات پر روشنی اور غربا کی دعوت کرینگے اسکے لئے ایک جنرل ایگزیکٹیو کمیٹی حکام و رؤسا کی مقرر ہوئی -

بنگال کے ضلع جیسور میں سخت ژالہ باری ہوئی بعض اولے ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کے تھے -

بمبئی میں عربی و ایرانی گھوڑے بہرا فواج خریدے گئے - وہ سب بالفعل احمد نگر میں فراہم ہونگے -

نہر جہلم کی جدید نو آبادی میں افزایش نسل اسپان کو عظیم پیمانہ پہ سرکار اختیار کرے گی -

جلسۂ تاجپوشی پر حیدرآباد سے میجر نواب افسر الدولہ اور مولا بخش خان لندن کو روانہ ہوں گے

کشمیر سے سرداران بہاگ سنگھ کھجور سنگھ صوبیداران ہرنام سنگھ ... جمعداران بلوان سنگھ کولی سنگھ - کپتان راج کار بیر بکرم سنگھ اور ... جمعداران سندر سنگھ بہادر سردار ایدم سنگھ پٹیالہ سے روانہ ہوں گے

جیند سے سردار گورنام سنگھ بہادر - نابھہ سے سردار ہرداس سنگھ - بہاولپور سے سردار احمد بخش خان - مالیرکوٹلہ سے محمد بخش خان - وغیرہ جلسۂ تاجپوشی کے لئے لندن جائیں گے -

مہاراجہ پنا کے ملازم اچھے لال مجرم قتل کو جو پھانسی کی سزا ملی اسکی تاریخ ۲۸ اپریل قرار پائی تھی -

مہاراجہ پنا کے بجائے کون مسند نشین ہوگا - ہنوز ٹھیک پتا بابو پورن چرن تحقیق نہیں -

چوبارہ (تانگیل) میں سخت طوفان ژالہ باری سے ۱۸ آدمی بھی مرے - اس طوفان سے ۵۰۰ مکانات تباہ ہوئے - تمام باشندے برباد ہو گئے - امداد ضرورت غالب ہے -

سندھ سے ایک ریلوے بمبئی تک نکلنے لگی ہے ریاست کچھ سے براہ ... گذرے گی - مفید سمجھی گئی -

ملک برہما میں مذہب بودھ کا شرتی پر ہے - انگریزی تعلیم سے مخالفت کرتے ہیں

درجہ سوم کے مسافران ریلوے کیلئے سہولتوں کی بابت گورنمنٹ انڈیا نے کل منتظموں کو حکم بھیجا ہے کہ مسافر تعداد سے زیادہ نہ بٹھائیں - پاخانہ کی جگہ کافی ہونی ہو - کھانے پینے کا انتظام عمدہ ہو -

کلکتہ میں لاٹ پادری کوئے تھا سس کے چندہ یادگار میں ایک مارواڑی کو ٹھیدار نے ..... روپیہ دیا ہے -

میسور میں ایک برہمن لیڈی نے امتحان ایف اے درجہ اول میں پاس کیا پہلی لیڈی ہے -

چین سے ہندی نوجوان کو واپس لانے کیلئے کلائیو نام جہاز رکھا گیا - یہ رلیف پر واپس آتی ہیں -

ماہ مارچ میں کوہستان گڑھوال میں دو مرتبہ برف باری ہوئی - ڈپٹی کمشنر نے اسکی رپورٹ کی ہے -

آگرہ میں تعزیوں کے دفن کرنے پر مقام کربلا مسلمانوں کے دو فرقوں میں سخت دنگا مشتی ہوئی -

وہ باتیں طے پا چکی ہیں کہ دربار دہلی پر پرتگالی ہند کے سرکاری قائم مقام بھی مدعو ہونے پر تشریف لائیں گے -

پنجاب امتحان مڈل میں ۲۰ امیدوار ناجائز وسائل کی پاداش میں ماخوذ کئے گئے ہیں -

کلکتہ کے ہندوؤں نے ۱۴ ؍ کو سبھا کا ہی

کے آگے یہ ارشاد کی کہ طاعون رفع ہو - [illegible]

ترچنا پلی کے کیمپ سے ۲۰۰ بوئر قیدی اس سے پہلے گروہ سے جو بھی زیر حراست امرتسر کو بھیجے گئے -

کنور سر ہرنام سنگھ مع لیڈی صاحبہ ۹ ؍ اپریل کو جلسہ مسند نشینی پر روانہ لندن ہوئے -

کالکا شملہ ریلوے دھرم پور تک تیار ہے - یہ مئی ۱۹۰۳ء تک تمام و کمال تیار ہو جائے گی -

سیالکوٹ میں طاعون سے دو پادری ڈوالی کے کئی ہمراہی لاوارث ہو گئے - جا بجا اون حوالہ سرکار ہو رہیں برقی سٹیشن بجوپال کے متصل ریڈ گاڑی کو ٹیٹے سے انار سنگی پاداش میں سو بدمعاش گرفتار ہوئے -

ایسٹ انڈین ریلوے کے خاک سٹیشن پر دو بانگا بیوپاریوں میں جھگڑا ہوئی ریلوے اسباب کا بہت نقصان ہوا -

وادی کانگڑہ کی چار آسٹریلیہ میں پہنچیں گے - وہاں ملک وکٹوریہ میں اسکی کاشت کا تجربہ کریں گے -

ریاست میسور میں ۲۱ ؍ زراعتی بنک ہیں ۲۸۱ ممبر ہیں - پچھلے سال ۲ ؍ لاکھ روپیہ قرض دیا -

میجر ڈیویس صاحب ڈپٹی کمشنر بھی دربار دہلی کے متعلق خاص کام پر تعینات کئے گئے -

دربار دہلی میں ڈاک کا انتظام رائے بہادر دولت رام صاحب بقایہ کو سپرد کیا گیا ہے -

پونا میں دو برہمنوں کو لفٹنٹ ہاگ پر حملہ کرنے کیلئے ایک ایک ماہ قید ہوئی - دور ہا ہوئے

۳۲ ویں پلٹن مدراس کے لفٹنٹ ہار پر کو دیوانہ کتے نے کاٹا سکندرآباد سے کسولی کو علاج کیلئے گئے -

کابل میں امیر صاحب نے ایک کونسل مقرر کی کہ شریعت اسلام کے مطابق تعزیرات کی اصلاح کی جاوے گی -

کابل کے محلہ ... اساران کی جامع مسجد میں طاہرہ افروکش ہے - خرچ خزانہ کابل سے نہیں ملتا ہے -

ملا ہدا کے بیٹے وزیرستان کا ملا پاوندہ بھی کابل میں وارد ہو

طاعونی شکار

اموات کل	اموات طاعون	مبتلائے طاعون	تاریخ
۱۵۰	۷۱	۷۵	۲۷ ؍ اپریل
۱۲۸	۷۰	۵۱	۲۸ ؍ ؍
۱۰۶	۲۸	۷۱	۲۹ ؍ ؍
۱۶۱	۷۲	۸۰	۳۰ ؍ ؍
۱۹۹	۷۸	۹۵	یکم مئی
۱۴۹	۹۹	۵۸	۲ ؍ ؍
۱۴۲	۳۰	۷۵	۳ ؍ ؍

مطبع جیدی واقع میں بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الاحمد فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا